یادگارِ اکابر: مولانا اخلاق حسین قاسمی دہلویؒ

حافظ تنویر احمد شریفی

خاندان ولی اللّٰہی کے علوم و معارف کے امین، حضرات اکابر دیوبند کی یادگار، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے تلمیذ و مسترشد، حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ کے نور نظر، مجاہد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ اور سید الملت حضرت مولانا سید محمد میاں دیوبندیؒ کے ہم عصر، امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے طرز تفسیر قرآن کریم کے ناشر، جمعیت علمائے ہند صوبہ دہلی کے موجودہ صدر، مخدومی و مرشدی حضرت مولانا سید ارشد مدنی مدظلہم (صدر جمعیت علمائے ہند) کے معتمد، مفسر قرآن حضرت مولانا سید اخلاق حسین قاسمی دہلوی 23 شوال المکرّم 1430ھ/ 13/ اکتوبر 2009ء کو مرحوم دلی کے ساتھ ساتھ اپنے معتقدین کو سوگوار چھوڑ گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا قاسمی 1339ھ/ 1921ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد مولوی عنایت حسین مرحوم دہلی کے پرانے صنعتی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے آباء واجداد کو شاہی سرپرستی حاصل تھی۔ مولانا عنایت حسینؒ کے ماموں آکا شرف الدین مرحوم لاولد تھے، اس لیے انھوں نے مولانا قاسمیؒ کو لے پالک بنالیا اور تعلیم و تربیت اور پرورش کی۔

1352ھ/ 1933ء میں مدرسہ عالیہ فتح پوری سے قرآن کریم حفظ کیا۔ تکمیل حفظ کے بعد مدرسہ عالیہ میں درس نظامی کے لیے داخل ہوئے۔ موقوف علیہ (مشکوٰۃ شریف) شعبان المعظم 1358ھ/ اکتوبر 1939ء میں کیا اور اگلے تعلیمی سال میں دورہ حدیث کے لیے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا، 1320ھ/ 1941ء میں عالم فاضل ہوکر قاسمی کہلائے۔

آپ کے اساتذہ کرام میں حضرت مولانا اشفاق الرحمٰن کاندھلویؒ، حضرت مولانا ولایت احمد سنبھلیؒ، حضرت مولانا سید فخر الحسن دیوبندیؒ، حضرت مولانا قاضی سجاد حسینؒ، حضرت مولانا عبدالرحمٰن پشاوریؒ، حضرت مولانا محمد شریف اللہ خانؒ، حضرت مولانا قاری سید حامد حسین علی گڑھیؒ، حضرت مولانا قاری شریف مدظلہ (مولانا قاسمیؒ کے ہم سبق اور استاد بھی) مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع عثمانیؒ، حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ، اعزاز العلماء حضرت مولانا اعزاز علی امروہویؒ، حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ جیسے علم و عرفان کے ماہتاب شامل ہیں۔

دورہ حدیث کے بعد راہ طریقت میں اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے طریقۂ سلوک میں حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔

1361ھ/1943ء میں انجمن خدام الدین لاہور میں دورہ تفسیر کے لیے امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کی خدمت میں گئے۔ حضرت لاہوری نے سند عطا فرمائی۔ اسی زمانے میں سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دہلویؒ (جو ترجمہ قرآن کشف الرحمٰن پر کام کر رہے تھے) سے ترجمہ وتفسیر قرآن کی تربیت لی۔ اسی لال مسجد میں لال کنواں دہلی میں درس قرآن کریم کا آغاز کیا، اس کا افتتاح حضرت مولانا محمد نعیم لدھیانویؒ، حضرت سحبان الہندؒ اور حضرت لاہوریؒ نے فرمایا تھا۔ یہ درس فجر کے بعد ہوتا تھا۔ عشاء کی نماز کے بعد کھجور والی مسجد بیرم خاں میں درس قرآن شروع کیا، اس کا افتتاح حضرت مدنیؒ نے فرمایا تھا۔ مسجد نواب قاسم میں درس قرآن میں بارہ سال میں قرآن مجید مکمل ہوا۔

سیاسی طور پر آپ جمعیت علمائے ہند کے اکابر کے فکر ومشرب کے طرف دار تھے۔ اسی پلیٹ فارم سے تحریک آزادی میں بھرپور حصہ لیا۔ آزادی کے بعد 1954ء سے 1960ء تک دلی وقف بورڈ میں مجاہد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ کی سرپرستی میں مدارس کے نگران رہے۔ 1954ء سے آخر تک مدرسہ حسین بخش دہلی کی جامع مسجد کے خطیب رہے۔ اس میدان میں سحبان الہند، حضرت مولانا احمد سعید دہلویؒ کے جانشین مانے جاتے تھے۔ 1950ء سے 1952ء تک جمعیت علمائے ہند کے مرکزی ناظم اور اس کے بعد صوبہ دلی کے صدر رہے۔ 1961ء سے 1966ء تک جمعیت علماء کی نمائندگی کرتے ہوئے دلی کارپوریشن کے ممبر اور ایجوکیشن کمیٹی کے صدر رہے۔ 1966ء سے 1971ء تک مدرسہ حسین بخش میں حدیث اور تفسیر کے استاذ رہے۔ 1971ء سے 1975ء مدرسہ رحیمیہ مہندیاں دہلی (احاطۂ حضرت شاہ ولی اللہؒ) کے مہتمم رہے۔ 1977ء سے 1982ء تک مدرسہ عالیہ فتح پوری (مادر علمی) کے مہتمم رہے۔ مفتی اعظم حضرت مولانا محمد کفایت اللہ دہلویؒ کے بعد مولانا قاسمیؒ اس مدرسہ کے مہتمم مقرر ہوئے تھے۔ 1952ء میں ایک تبلیغی اور اشاعتی ادارہ ''رحمت عالم'' قائم فرمایا، جس سے اپنی زندگی کے آخر تک اردو، ہندی اور انگریزی میں ایک سو سے زائد کتابچے اور ضخیم کتب شائع کیں۔

عراق کے سابق صدر صدام حسین کی دعوت پر 1998ء میں عالمی مخالف صہیونی کانفرنس میں ہندوستانی وفد کے ساتھ شرکت کی۔ علمی خدمات پر ہندوستان کے صدر ڈاکٹر شنکر دیال شرما کی طرف سے صدارتی ایوارڈ 1996ء میں ملا۔ اردو اکادمی دہلی کی طرف سے صحافتی ایوارڈ 1997ء میں ملا۔

فرقہ پرستی کے خلاف تحریری آواز بلند کرنے پر چار مقدمات دفعہ 125 کے تحت قائم جو بارہ سال تک چلے اور نومبر 1980ء کو عدالت عالیہ نے باعزت بری کیا۔

مسلم پرسنل لا بورڈ کی مرکزی رکنیت کے ساتھ ساتھ اور دہلی شاخ کے 1955ء سے 1960ء تک ناظم رہے۔

دارالعلوم کے صد سالہ اجلاس 1980ء کے وقت ''تنظیم ابنائے قدیم دارالعلوم دیوبند'' کے ناظم مقرر ہوئے، لیکن اسی سال استعفیٰ دے دیا۔ قضیۂ دارالعلوم میں مولانا قاسمیؒ کی رائے حضرت حکیم الاسلام کی طرف تھی۔ بعد میں جب جماعت اسلامی ہند کا اثر ورسوخ اس معاملے میں سامنے آیا تو اس کے سب سے بڑے مخالف امیر الہند ندائے ملت حضرت مولانا السید اسعد مدنیؒ تھے، مولانا قاسمیؒ نے اپنی پہلی رائے سے رجوع فرمالیا، اور ارشاد فرمایا:

> ''دارالعلوم کے پچھلے انقلاب سے بڑی مایوسی پیدا ہوگئی تھی، مخالفین نے جماعت کی تقسیم سے بڑی بغلیں بجائی تھیں، مگر الحمد للہ! مولانا اسعد میاں جانشین شیخ الاسلام نے اپنی انتھک جدوجہد اور اپنے اکابر کی روحانی رفاقت سے دارالعلوم کو نہ صرف اپنی روحانی آب وتاب کے ساتھ قائم رکھا بلکہ اسے ترقی اور استحکام کی طرف لے گئے۔ میں نے یہ جو کچھ لکھا ہے وہ جماعت کے کچھ حضرات غم وغصے کے جذبے سے نہ دیکھیں بلکہ اغیار کی ان ریشہ دوانیوں کو سامنے رکھ دیکھیں جو رضا خان جماعت کی طرف سے کھل کر اور جماعت اسلامی کے حلقوں میں خفیہ طور پر کی جارہی تھیں اور اس سے جماعت قاسم العلوم کے اکابر کی روحانی غیرت بھی جوش میں تھی......
> ہندوستان کی مسلم تنظیموں کے بکھر جانے کے بعد فکر مودودی کی غلط تشریح کرنے والے جذبات فروش طبقے نے بیرونی سرمائے کے سہارے ہندوستان کے دینی، تعلیمی حلقوں پر چھاپہ مارنے کی کوشش کی تھی اور ایک محترم قاضی کے اس گروہ نے سرپرستی حاصل کر کے جماعت شیخ الہندؒ اور اس کی روایات کو بے نشان کرنے کی قدیم جناحی (مسٹر جناح) آرزو پوری کرنی چاہیں تھی، مگر اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ مولانا اسعد مدنی صاحب نے اس آرزو کو خاک میں ملا دیا اور انھوں نے ہر میدان میں جماعت شیخ الہندؒ اور جمعیت علمائے ہند کو سرگرم کر کے ہم سب کی لاج رکھ لی۔'' (دلی کی برادریاں، ص 141)

فرقہ وارانہ فسادات میں جمعیت علماء کے امدادی کاموں میں رات دن ایک کر کے مولانا نے ہندوستان کے کونے کونے کا دورہ کیا اور دینی اجتماعات میں اسلام کے پیغام کو نہایت شگفتہ، عام فہم اور دلی کے پراثر ادیبانہ اسلوب میں پیش کیا۔ اسی لیے مولانا ''عوامی خطیب'' کے لقب سے مشہور تھے۔ 1961ء میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔

مولانا نے تحریک آزادی میں تقسیم کے وقت اپنے گھر کی بھی قربانی دی۔ ان کی اہلیہ محترمہ اس عظیم دہشت گردانہ فسادات میں شہید ہوگئیں۔ اس کے بعد مولانا نے دوسرا نکاح کیا۔ مولانا کے ایک صاحبزادے ڈاکٹر شریف حسین قاسمی دِلّی یونیورسٹی میں فارسی کے کامیاب استاد ہیں۔

مولانا قاسمی ایک کامیاب مصنف بھی تھے۔ خاندان شاہ ولی اللہ اور خصوصاً حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلوی سے عقیدت تھی۔ ان کے ترجمۂ قرآن میں مرورِ زمانہ کی وجہ سے ناشرین نے جو اغلاط پیدا کردی تھیں۔ ان کی تصحیح اور دوبارہ اس کو مرتب کرنا قرآنی خدمت کے طور پر بارگاہِ الٰہی میں ان شاء اللہ تعالیٰ مقبول ہوگا اور علماء وعوام میں بھی قابل تحسین ہے۔

ان کی تالیفات وتصنیفات میں سے چند یہ ہیں:

(1) مستند موضح قرآن (2) وفات النبی (3) ہادیٔ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم (4) تعلیم الدین (5) جمعہ کے آسان خطبات مع خطبۂ دعائیہ (6) تحفۃ الابرار (7) افضل الانبیاء (8) عدل اسلامی (9) مودودی صاحب کی تفسیر پر ایک نظر (10) اخلاقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (11) فرقہ پرستی کی آگ (12) دلی برادریاں باتصویر (13) بریلوی ترجمۂ قرآن کا علمی تجزیہ (14) محاسن موضح قرآن (15) مولانا آزادؒ کی قرآنی بصیرت (16) خطباتِ دہلی (17) فوائد الفواد کا علمی مقام (18) شاہ ولی اللہ کا نسبی اور علمی خاندان (19) ازواجِ مطہرات و بناتِ طیبات وغیرہ

اس کے علاوہ مولانا قاسمیؒ کے قیمتی مضامین ماہنامہ دارالعلوم دیوبند، ماہنامہ برہان دہلی، ماہنامہ میثاق لاہور، ماہنامہ ندائے شاہی مرادآباد وغیرہ میں شائع ہوتے رہے۔ قیامت کا قرب ہے۔ اہل اللہ یکے بعد دیگرے رخصت ہورہے ہیں جیسے تسبیح کے دانے تسبیح ٹوٹنے پر گرتے چلے جاتے ہیں۔

اتنا قیمتی اور علمی شخص اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق ہم سے رخصت ہوگیا، لیکن مولانا قاسمی کی رحلت قابل رشک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی حقیقی ملاقات کے لیے ایسے وقت بلایا جب عشاء کی نماز کی ادائیگی کررہے تھے اور حقیقی ملاقات کی ریہرسل ہورہی تھی۔ مجازی ملاقات حقیقی ملاقات میں بدل گئی۔ رام ریلا میدان میں نمازِ جنازہ صدر جمعیت مخدومی حضرت مولانا السید ارشد مدنی دامت برکاتہم کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ جس میں شاہی مسجد کے امام مولانا احمد بخاری، فتح پوری مسجد کے امام مفتی مکرم احمد کے علاوہ علمائے کرام اور عوام نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ کم وبیش پچاس ہزار افراد جنازے میں شریک ہوئے۔ ہندوستان کا متبرک قبرستان مہندیاں میں خاندان ولی اللّٰہی کے پہلو میں تدفین ہوئی۔

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان
26 نومبر 2009ء
جمعرات بعد نماز مغرب
ابن امیر شریعت
حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061-4511961